© rasailojaraid.com

اِس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھل جاتی ہے کہ آپ اُن خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سوجھا کرتے ہیں۔ پس اب تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولوی صاحب مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کریں۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد ؎

مرزا[سلہ] غلام احمد قادیانی نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے ہیں

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد واضح ہو کہ بمنطوق وجب الحق ولا یُفلح الساحر حیث اتٰی اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئے ہیں تاہم از اخیف بالہ دعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب اُنچی مقولہ چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد کے پوری پورے مصداق ہیں۔ کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت کیا ٹھیک ہے۔ آجکل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جنکو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعویٰ تھا وہ تمام ہلاک ہو گئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے مگر مکر و زور کے ساتھ۔ قبل اس کے کہ ہم مرزا صاحب کے اِس دعوے کی تکذیب نشان آسمانی فیصلہ حقانی سے کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ در گور بنا دیں اور اُنکی بھری ہوئی بیڑہ کذب و فریب کو طوفان غضب الٰہی سے مثل بیڑہ بالٹک روسی کے تحت الثریٰ کو پہونچا دیں اور اُنکی قلعہ مکر و کید کو مثل قلعہ پورٹ آرتھر کے حقانی گولوں سے اُڑا دیں اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹا دیا گیا ہے۔ کذالک ہی حقانی سے مینار طور مار قادیانی کو جڑ سے اوکھاڑ کر گرا یا جا کر اُسکا نشان سطح دنیا سے مٹا دیں۔ مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپکی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رُول کے زیر اثر ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

© rasailojaraid.com

سلہ از مولوی صوفی عبدالحق صاحب سرہندی

© rasailojaraid.com

فی الجملہ مخلوق نے تجربہ کر لیا ہے کہ مرزا اور مسیلمہ کذاب ایک ہی پایہ کے آدمی ہیں انکی قول وخیال کے مخالف امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ محمدی بیگم کی نکاح اور اسکی خاوند کی موت کی پیشگوئی کو ہی ملاحظہ کر لو کہ جسکی جانب مرزا صاحب کو جانی تعلق بھی ہے۔

مرزا صاحب بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہماری سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا۔ اسجگہ مرزا صاحب نے نہایت کذب سے کام لیا۔ مگر افسوس نہیں کہ یہ تو اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہمیں اس جگہ مولوی عبدالحق غزنوی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب وغیرہا مباہلین کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہم اسجگہ صرف اپنے مباہلہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ سے بلاشک وشبہ یقیناً مرزا صاحب کا کاذب ہونا ہر ذیہوش کے نزدیک مسلم ہوا اور اس مباہلہ کا ذکر مناسب ہی نہیں بلکہ بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس ضروری معلوم دیا ؎ من نہ گویم انا الحق یار میگوید بگو ✤ چوں نگویم چوں مرا دلدار میگوید بگو۔

ہمنے مرزا صاحب کو ۱۳۱۶ھ ہجری میں بعد قلع قمع تمام حجت ہائے لایعنی مباہلہ کی دعوت دی اور اسکو پرائیویٹ ہی نہیں رکھا بلکہ ضمیمہ رسالہ مظہر نعمۃ میں جو اسی سنہ میں طبع ہوا تھا لکھکر پبلک میں شائع کی۔ چند الفاظ حیز تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

پس اب مرزا صاحب کو چاہئے کہ اس تحریر کو پڑھکر بہ نیت رفع تردد و انتشار خلق بحکم آیہ مباہلہ معہ ابناء ونساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر بھی تفاؤلاً واتباعاً للسنہ جیسے آنحضرت پنجتن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاریٰ میں نکلے تھے۔ با یار ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا ✤ بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست

نتیجہ الماس۔ اوّل نفس خود۔ دوم زوجہ خود۔ سوم وچہارم ہر دو فرزندان خود۔ پنجم دختر خود کے ساتھ میدان مباہلہ میں بقین فتحیابی خود حاضر ہوتا ہے تاکہ حاکم مطلق بحکم یُحِقُّ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ حق وباطل۔ حق وکید کو حق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق قریب قریب ثابت ہو۔ اس سے بڑھکر احسن اور عمدہ اور کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں (الی)

اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر اندر ہمکو جواب سے بذریعہ اشتہار مطلع کریں اور اگر اب بھی مرزا صاحب کوئی حیلہ حوالہ کر کے ٹال جائیں تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کار مرداں روشنی و گرمی ست + کار مخنثی حیلہ و بے شرمی ست۔ مگر بحکم فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ مرزا ایسا مبہوت ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہیں اور جیسے سایہ فاروقی سے ابلیس کو سوائے فرار و گریز کوئی چارہ نہیں تھا ایسا ہی مرزا کو احقر کے مقابلہ میں فرار و قیام نہ رہا۔ جب بجائے پندرہ روز کے اس دعوت کو سال بھر گذر چکا اور مرزائی جانب سے صدائے برنخواست کا معاملہ ظہور پذیر ہوا۔ تو ۱۳۱۷ھ میں رمضان کے بعد ضمیمہ اخبار شحنۂ ہند مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء میں بکرر مسیح الکذاب کے عنوان سے اس امر کی یاددہانی کرائی گئی۔ آخر میں لکھدیا گیا کہ مرزا ہمارے مقابلہ میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا اور اپنی اراجیف کاذبہ و دعاوی باطلہ میں ناکامیاب رہیگا اور ہمکو اللہ جلشانہ محض اپنے دین حقہ کی تائید کیوجہ سے منصور و مظفر کریگا وما ذلک علی اللہ بعزیز واللہ علی ذلک لقدیر والسلام

اب خیال کرنا چاہیے کہ اس دعوت کا کیا نتیجہ ہوا کہ جس کی رُو سے مرزا صاحب اپنے اس کلام میں کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے" سچے ہیں یا جھوٹے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس احقر نے مباہلہ کے لئے اتباعاً حکم قرآنی و فعل نبوی اپنے نفس اور زوجہ اور ابناء اور دختر کو پیش کیا تھا۔ سو یہ احقر بہمہ وجوہ مورد برکات دینی و دنیوی ہے والحمد للہ علی ذلک اور بحکم لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ دو لڑکے ایک لڑکی اور عنایت ہوئے اب چار لڑکے دو لڑکیاں ہیں گویا یہ برکت بحکم ربانی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ واقع ہوئی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مرزا فرار نہ کرتا اور ہمارے مقابلہ میں آتا تو وہ معہ متعلقین خود ضرور تباہ ہوتا کیونکہ یہ ارشاد پیغمبر خدا نے بروقت فرار نصاریٰ فرمایا تھا۔ باایں ہمہ اخبارات مرزائی میں خاندان رسالت میں مقدمہ کے عنوان سے واویلا ہوا۔ وہ اسی دعوت کا اثر تھا۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ کیوں حضرات ناظرین اب تو مرزا اپنے منہ کاذب جھوٹا۔ ملحد۔ زندیق۔ مفتری علی اللہ۔ مکار۔ قابل سولی۔ گلے میں رسہ ڈلنے کے لائق وغیرہ وغیرہ جو جو امور اپنے لئے بشرط جھوٹا ہونیکے پسند کیا کرتا ہے ہوا۔ الحق۔ سچ وہ ہے جو سر پر چڑھکے بولے۔ اب بھی اگر مرزا کے کاذب ہونے میں کسی مرزائی کو شک ہے تو حیف ہے اس کی عقل پر کیونکہ مرزا اپنے منہ آسمانی فیصلہ سے جھوٹا ثابت ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الہامات مرزا - المسیح الدجال - خرافات قادیانی کو دیکھو کہ مرزا کے بجز اس کیسی گوزشتر ثابت ہوئی ہیں دیکھا - مرزا نے اپنا کشف ظاہر کیا تھا - کہ مولوی محمد حسین صاحب و الٰہی بخش مرحوم اور ایک اور صاحب آخر انکے معتقد ہونگے - مگر تا حال مولوی محمد حسین صاحب سلمہ ربہ عقیدہ سابقہ پر قائم ہیں اور الٰہی بخش مرحوم اسی راہ مستقیم پر مرزا کو فرعون کہتے اور بذریعہ عصاء موسے (دیکھو مسیح الدجال) غرق بحر خسران کرتے ہوئے رونق بخش خلد بریں ہوئے -

(۲) اجابت دعوات - اُن بے شمار مواقع میں سے کہ جنکی تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے محض ایک دو تحریر ہیں - مسجد جامع سرہند کے قریب آبکاری تھی جسکی تلچھٹ سے نہائت درجہ تکلیف ہوتی تھی - ایک دفعہ احقر نے داروغہ آبکاری سے کہا کہ اس بدبو کا کچھ انتظام کرادو اُنھوں نے کہا کہ اسکا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا - اس جواب سے دل نہائت آزردہ ہوا اور خداوند باری کی جناب میں دعا کی کہ یا الٰہی اسکا انتظام تو ہی کرنیوالا ہے کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ تمام آبکاری ہائے بند ہو کر محض ایک آبکاری صدر میں قائم ہونیکا حکم ہو گیا اور اس طرح یہ زمانہ دراز کی آبکاری بند ہوئی - اسی طرح ایک موذی کافر کے تئیں مجمع عام میں بددعا کی گئی - چند دن نہ ہوئے تھے کہ وہ معہ اپنے اکلوتے بیٹے کے آنجہانی ہوا - اسی طرح ایک دوست کی تبدیلی کے لئے جو ناممکنات سے تھی - دعا کی گئی خداوند تعالیٰ نے غیب سے سامان مہیا کر کے اُنکو تبدیل کر دیا -

اسی طرح بہت سی مستورات کو کہ جنکو اسقاط کی بیماری تھی یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی جن میں ایک صاحب مرزائی بھی ہیں کچھ پڑھکر دیا گیا - الحمد للہ اکثر کے اولاد صحیح سالم پیدا ہو کر زندہ ہے - ادھر مرزائی دعوات کا حال روز روشن کی طرح ظاہر ہے - حاجت اظہار کی نہیں -

اب آخر میں مرزا کے خاص دعوئے پلیگ کے متعلق کچھ تحریر کرنا ضروری ہے - اگرچہ مرنا جینا ایک ایسا امر ہے کہ اس میں بحث عبث ہے اور جو مومن بالد طاعون سے مرے وہ شہید ہے مگر یہاں مرزا کا جواب اور اظہار واقع منظور ہے - پس مرزا کا دعوے تھا کہ پلیگ میرے اعداء کے لئے آئی ہے میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے - سو خداوند عالم نے ہر پلیگ میں لاتعداد ولا تحصٰے مرزائیوں کو ہر جگہ حتٰے کہ قادیان دار الزیان میں بھی جہنم رسید کیا - اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزائی پارٹی کے بڑی بڑے رکن اس نہنگ طاعون کی لقمہ ہوئے جنکا ذکر اکثر ہوچکا ہے۔ مولوی محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تھے جنکی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر تحریر ہے اسی بلا کے نذر ہوئے اسی طرح اگلے سال اُنکا لڑکا طاعون سے مرا۔ اور میانجی نظام الدین جانپوری معہ اپنی زوجہ کی اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئی بلکہ خاص چار دیواری مرزا میں ایک خادم پیراندتا بیمار ہوا اور رات کو باہر کردیا گیا اور مرگیا۔ ادہر خیال کریں کہ احقر معہ تمام متعلقین اس مرض سے خداوند عالم نے محفوظ و مصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تھے وہ بہی تمام معہ متعلقین خود اس مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں پلیگ کے موقعہ پر ہم جس مکان میں ہوتے تھے اُس مکان کے ہمسائیگان میں بہی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم جس مکان میں نہیں ہوتے تھے تو اُس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے ذٰلک من فضل اللہ علی و علے من اتبعنی و اللہ ذوالفضل العظیم وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ ناظرین برائے خدا ذرا انصاف کو مد نظر رکھکر خیال فرماویں کہ مرزا کا یہ قول کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کردیا" کہاں تک سچا ہے۔ کیا مرزا صاحب لعنت اللہ علی الکاذبین کے ٹہیک ٹہیک مصداق ہیں یا نہیں مگر یا بے شرمی تیرا آسرا۔ اگرچہ یہ اسرار واردات قابل اظہار نہیں تہی۔ اور جو ذوق و لذت اس کے اخفا میں حاصل تہا اس کی اظہار میں اسکا عشر عشیر بہی نہیں ؎

نظامی اینچہ اسرار ست کز خاطر بروں داری ✤ کسے سرش نمیداند زبان درکش زبان درکش

مگر چونکہ اسکی اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکھتا ہے بحکم الضرورات تبیح المحظورات اسکو ظاہر کرکی اُس لذت و ذوق کو قربان و نثار کیا گیا ؎

گر نثار خدم بار گرامی نکنم ✤ گوہر جان بچہ کاری وگرم باز آید

ھٰذا اٰخر ما اردنا ایرادہ والحمد للہ تعالیٰ اولاً و اٰخراً و ظاھراً و باطناً و علے کل حال و اعوذ باللہ من حال اھل النار فقط رقم ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی۔ مسجد جامع۔ سرہند۔ پنجاب ۲۱

الحق

آج ۳۰ جون کو بابو غلام رسول مرزائی مدرس ریاضی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیاں جو آجکل لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج

© rasailojaraid.com